THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

Vol.3, No.3, 2025

سوشل میڈیا پر مذہبی تعصب کے رجحانات: ایک سائنسی وابلاغیاتی تجزیہ

“Trends of Religious Prejudice on Social Media: A Scientific and Communication-Based Analysis.”

Hafiz Muhammad Naeem Saiful Islam
PhD Schoolar Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara;
Hafiz Ijaz Ahmed
PhD Schoolar Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara;
Dr. Abdul Ghaffar
HOD / Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara;

Abstract

Social media has emerged as the most influential communication platform in the modern world, enabling rapid dissemination of news, videos, blogs, and opinions to millions within seconds. However, alongside these advantages, social media also facilitates the spread of religious prejudice, hate speech, and sectarian conflicts. False news, propaganda, and provocative content often spread rapidly due to human psychology and algorithmic promotion, affecting societal harmony and instilling negative perceptions among youth. Islamic teachings emphasize ethics, tolerance, moderation, and patience. The Qur’an and Hadith instruct Muslims to respond to wrongdoing with good conduct, avoid insulting the beliefs of others, and maintain unity and wisdom even in disagreements. Applying these principles online can mitigate hatred and promote constructive dialogue. Effective strategies include fact-checking, promoting positive content, interfaith awareness campaigns, and education of users, particularly youth. By fostering respect, understanding, and informed communication, social media can transform from a platform of conflict into a medium for knowledge, morality, and societal cohesion.

***Keywords**: Social Media, Religious Prejudice, Hate Speech, Islamic Ethics, Interfaith Dialogue, Online Behavior, Moderation, Digital Communication.*

تعارف:

آج سوشل میڈیا انسانی تاریخ کا سب سے طاقتور ابلاغیاتی ذریعہ بن چکا ہے۔ یہ پلیٹ فارم نہ صرف افراد کو اظہارِ رائے کی آزادی دیتا ہے بلکہ معلومات کی تیز ترسیل اور عوامی مباحثے کے لیے بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے ذریعے خبریں، ویڈیوز، بلاگز، اور آرٹیکل لمحوں میں دنیا کے کسی بھی کونے تک پہنچ سکتے ہیں۔ تاہم، اس طاقتور صلاحیت کے ساتھ ہی اس نے مذہبی تعصب اور نفرت انگیز بیانیے کے فروغ کے امکانات بھی بڑھا دیے ہیں۔ معمولی یا ذاتی نوعیت کی خبریں بھی اشتعال انگیز انداز میں پھیل کر بڑی تعداد میں لوگوں کے ذہنوں پر اثر ڈال سکتی ہیں۔ سوشل میڈیا پر ایسے مواد کی شیئرنگ کی رفتار بہت تیز

ہوتی ہے، جسے کبھی کبھار حقیقت اور من گھڑت بیانیے میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس صورتحال سے نہ صرف مذہبی منافرت اور تعصب کو جنم ملتا ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی، باہمی اعتماد، اور بین المذاہب تعلقات بھی متاثر ہوتے ہیں۔ مزید برآں، مختلف گروہوں کے درمیان آن لائن جھڑپیں اور متنازعہ مواد فریقین کے بیچ فاصلے بڑھاتا ہے اور غلط فہمیوں کو دوام بخشتا ہے۔ نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقے بھی اس ماحول سے براہِ راست متاثر ہوتے ہیں، کیونکہ وہ اکثر سوشل میڈیا پر زیادہ فعال رہتے ہیں۔ ایسے میں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس رجحان کو سائنسی اور ابلاغیاتی نقطۂ نظر سے سمجھا جائے، تاکہ نفرت انگیز مواد کے اثرات اور اس کے پھیلاؤ کے طریقے واضح ہوں اور مؤثر اقدامات کیے جا سکیں۔

سوشل میڈیا اور مذہبی تعصب:

عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا انسانی زندگی کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ فیس بک، ایکس (ٹوئٹر)، انسٹاگرام اور یوٹیوب جیسے پلیٹ فارمز نے معلومات کی ترسیل اور اظہارِ رائے کو انتہائی آسان بنا دیا ہے۔ تاہم اس سہولت کے ساتھ ایک بڑا مسئلہ مذہبی تعصب اور نفرت انگیز بیانیے کا پھیلاؤ بھی ہے۔ سوشل میڈیا پر بعض افراد اپنے مذہبی یا فرقہ وارانہ نظریات کی بنیاد پر دوسروں کے خلاف اشتعال انگیز تبصرے، ویڈیوز اور پوسٹس شیئر کرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ مواد شعوری طور پر اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ لوگوں کے جذبات بھڑکیں اور وہ بغیر تحقیق کے اسے آگے پھیلا دیں۔ اس طرح معمولی نوعیت کی معلومات بھی چند لمحوں میں ہزاروں افراد تک پہنچ جاتی ہیں اور معاشرے میں غلط فہمیاں اور مذہبی کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس رجحان نے نہ صرف سماجی ہم آہنگی کو متاثر کیا ہے بلکہ مختلف مذہبی گروہوں کے درمیان عدم اعتماد کو بھی بڑھایا ہے۔[1]

سوشل میڈیا پر مذہبی تعصب مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ کھلے نفرت انگیز تبصروں اور تحقیر آمیز پوسٹس کی صورت میں سامنے آتا ہے، جبکہ بعض اوقات خفیہ گروپس، پروپیگنڈا امہمات یا مخصوص الگورتھمز کے ذریعے مخصوص نظریات کو فروغ دیا جاتا ہے۔ جعلی خبریں، سیاق و سباق سے ہٹائی گئی ویڈیوز اور مسخ شدہ تصاویر مذہبی جذبات کو بھڑکانے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ ایسے مواد کو عموماً جذباتی انداز میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ لوگ بغیر تحقیق کے اسے زیادہ سے زیادہ شیئر کریں۔ اس طرح سوشل میڈیا ایک ایسا ماحول پیدا کر دیتا ہے جہاں تعصب اور نفرت تیزی سے پھیلنے لگتی ہے۔ اسلامی تعلیمات اس قسم کے طرزِ عمل سے سختی سے منع کرتی ہیں اور مسلمانوں کو عدل، رواداری اور حسنِ اخلاق اختیار کرنے کی

[1] - محمد قطب، اسلام اور جدید تہذیب کے مسائل، مکتبہ دارالسلام، لاہور، 2005ء، ص 182۔

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.3, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ہدایت دیتی ہیں۔[1]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾[2]

ترجمہ: "نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتیں، برائی کو اس طریقے سے دفع کرو جو سب سے بہتر ہو، تو تم دیکھو گے کہ وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی تھی، گویا گہرا دوست بن جائے گا۔"

انسان کو برائی کے جواب میں بھی اچھا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ قرآن مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ اختلاف یا دشمنی کی صورت میں بھی صبر، حکمت اور حسنِ اخلاق کا راستہ اختیار کیا جائے۔ اگر اس اصول کو سوشل میڈیا پر بھی اپنایا جائے تو بہت سی غلط فہمیاں اور تنازعات ختم ہو سکتے ہیں۔ اس آیت کا پیغام یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق کے ذریعے دشمنی کو بھی دوستی میں تبدیل کر سکتا ہے، جبکہ نفرت اور سخت زبان مسائل کو مزید بڑھا دیتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان نبوی ﷺ ہے۔

﴿قال رسول الله ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاتِلٌ﴾[3]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قاتل جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

آپ ﷺ کے اس فرمان میں انسانی جان اور امن کے احترام کو انتہائی اہم قرار دیا گیا ہے۔ اگرچہ یہاں قتل کی سختی بیان کی گئی ہے، لیکن اس کے پیچھے ایک وسیع اخلاقی اصول موجود ہے کہ انسان کو ہر اس عمل سے بچنا چاہیے جو نفرت، دشمنی اور فساد کو جنم دے۔ سوشل میڈیا پر نفرت انگیز گفتگو، جھوٹی خبریں اور اشتعال انگیز مواد بھی معاشرتی فساد اور دشمنی کو بڑھاتے ہیں۔ اس لیے ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف ایسے مواد سے خود اجتناب کرے بلکہ دوسروں کو بھی امن، رواداری اور مثبت مکالمے کی طرف دعوت دے۔

سوشل میڈیا کے اس ماحول میں مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی اخلاقیات کو اپنا رہنما بنائیں۔ نفرت انگیز مواد کے بجائے مثبت پیغام، تحقیق شدہ معلومات اور تعمیری مکالمہ کو فروغ دیا جائے۔ اگر لوگ قرآن اور سنت کی تعلیمات کو

---

[1]- ڈاکٹر حمید اللہ، اسلام کا نظامِ اخلاق، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، 1998ء، ص 214

[2]- القرآن، سورۃ فصلت: 34

[3]- بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الآدب، دار طوق النجاۃ، ریاض، 1422ھ، رقم الحدیث 6117

سامنے رکھتے ہوئے اپنی آن لائن سرگرمیوں کو منظم کریں تو مذہبی تعصب کے بجائے باہمی احترام اور ہم آہنگی کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح سوشل میڈیا معاشرتی فساد کا ذریعہ بننے کے بجائے امن اور مثبت تبدیلی کا وسیلہ بھی بن سکتا ہے۔[1]

زبان اور آن لائن اخلاقیات:

ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا انسانی رابطے اور اظہار کا سب سے مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ایک بڑا مسئلہ زبان کے غیر محتاط استعمال کا بھی پیدا ہوا ہے۔ آج لوگ اپنی رائے، جذبات اور اختلافات کو فیس بک، ایکس (ٹوئٹر)، واٹس ایپ اور دیگر پلیٹ فارمز پر کھلے عام بیان کرتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مذہبی یا نظریاتی اختلاف کی بنیاد پر لوگ ایک دوسرے کے خلاف سخت اور توہین آمیز زبان استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح کی گفتگو نہ صرف افراد کے درمیان نفرت کو بڑھاتی ہے بلکہ معاشرے میں مذہبی تعصب اور فرقہ وارانہ کشیدگی کو بھی جنم دیتی ہے۔ اسلامی تعلیمات اس مسئلے کے حل کے لیے واضح اخلاقی اصول فراہم کرتی ہیں اور مسلمانوں کو اپنی زبان اور طرزِ گفتگو پر قابو رکھنے کی تلقین کرتی ہیں۔[2]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

﴿قال رسول الله ﷺ المسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المسْلِمُونَ مِن لِسَانِهِ وَيَدِهِ﴾[3]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“

اسلام میں ایمان صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ انسان کے اخلاق، رویے اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ زبان کے ذریعے کسی کو تکلیف دینا، اس کی عزت کو مجروح کرنا یا اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں زبان کی جگہ سوشل میڈیا پوسٹس، کمنٹس اور پیغامات نے لے لی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی آن لائن گفتگو کے ذریعے دوسروں کی تضحیک کرتا ہے تو وہ دراصل اسی اخلاقی اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے جس کی تعلیم نبی کریم ﷺ نے دی ہے۔

آن لائن دنیا میں زبان کے غلط استعمال کے اثرات حقیقی زندگی سے بھی زیادہ وسیع ہوتے ہیں، کیونکہ ایک پوسٹ یا تبصرہ چند لمحوں میں ہزاروں افراد تک پہنچ سکتا ہے۔ اس وجہ سے معمولی اختلافات بھی بڑے تنازعات کی شکل اختیار کر لیتے

[1]- یوسف القرضاوی، اسلامی اخلاق اور معاشرت، مکتبہ دارالسلام، قاہرہ، 2001ء، ص156

[2]- محمد قطب، اسلام اور جدید تہذیب کے مسائل، ص178

[3]- بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، رقم الحدیث 10

The Study of Religion and History
THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.3, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ہیں۔ اسلامی اخلاقیات میں زبان کی حفاظت کو بہت اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ انسان کی زبان ہی اس کے کردار اور شخصیت کی نمائندگی کرتی ہے۔ اگر مسلمان اپنی گفتگو میں صبر، شائستگی اور احترام کو اختیار کریں تو نہ صرف سوشل میڈیا پر پھیلنے والی نفرت کم ہو سکتی ہے بلکہ معاشرے میں مذہبی رواداری اور ہم آہنگی بھی فروغ پا سکتی ہے۔[1]

دوسروں کے مذہب کی توہین اور قرآن مجید کا اعلیٰ اخلاقی اصول

سوشل میڈیا کے دور میں ایک اور خطرناک رجحان یہ پیدا ہوا ہے کہ لوگ دوسروں کے مذہبی عقائد، مقدسات اور شخصیات کا مذاق اڑانے لگتے ہیں۔ مختلف پلیٹ فارمز پر طنزیہ تصاویر، میمز اور تحقیر آمیز تبصرے عام ہو چکے ہیں۔ بعض افراد یہ سمجھتے ہیں کہ دوسروں کے مذہب کو برا کہہ کر وہ اپنے مذہب کی برتری ثابت کر رہے ہیں، حالانکہ اسلام اس طرزِ عمل کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق دعوت اور مکالمہ ہمیشہ حکمت، احترام اور اخلاق کے ساتھ ہونا چاہیے۔[2]

قرآنِ مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾[3]

ترجمہ: "اور ان کے معبودوں کو برا نہ کہو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، ورنہ وہ بھی دشمنی اور جہالت میں اللہ کو برا کہنے لگیں گے۔"

اسلام اپنے ماننے والوں کو صرف اپنے عقائد کے دفاع کا ہی حکم نہیں دیتا بلکہ دوسروں کے مذہبی جذبات کے احترام کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان دوسروں کے معبودوں یا مقدسات کی توہین کرے گا تو اس کا نتیجہ لازماً یہ ہوگا کہ وہ بھی مسلمانوں کے عقائد اور مقدسات کی بے حرمتی کریں گے۔ اس طرح نفرت اور دشمنی کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو معاشرتی امن کو تباہ کر دیتا ہے۔ قرآن کا یہ حکم دراصل بین المذاہب احترام اور سماجی ہم آہنگی کے اصول کو قائم کرتا ہے، جو آج کے سوشل میڈیا کے ماحول میں پہلے سے زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے۔

اسلامی مفسرین نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے وضاحت کی ہے کہ اس حکم کا مقصد معاشرے میں امن اور احترام کا ماحول برقرار رکھنا ہے۔ اگر ہر گروہ دوسروں کے عقائد کی توہین کرے تو معاشرہ مسلسل تنازعات اور دشمنیوں کا شکار

[1]- امام ابو حامد الغزالی، احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2005ء، ج3، ص97

[2]- ابو الاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2009ء، ج1، ص561۔

[3]- القرآن، سورۃ الانعام، 108

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.3, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ہو جاتا ہے۔ اس لیے قرآن نے مسلمانوں کو حکمت اور اخلاق کے ساتھ دعوت دینے کی تعلیم دی ہے تاکہ اختلاف کے باوجود باہمی احترام برقرار رہے۔[1]

نفسیاتی پہلو اور انسانی رویے:

سوشل میڈیا پر مذہبی تعصب کے رجحانات کو سمجھنے کے لیے انسانی نفسیات کا مطالعہ نہایت اہم ہے۔ ماہرینِ نفسیات کے مطابق انسان فطری طور پر اپنی شناخت کو کسی نہ کسی گروہ سے وابستہ کرتا ہے، جسے سماجی یا گروہی شناخت (Social Identity) کہا جاتا ہے۔ یہی شناخت انسان کے رویوں، ترجیحات اور نظریات کو متاثر کرتی ہے۔

جب کوئی فرد کسی مذہبی یا مسلکی گروہ سے مضبوط وابستگی محسوس کرتا ہے تو وہ اکثر اپنے گروہ کو برتر اور دوسرے گروہوں کو کمتر سمجھنے لگتا ہے۔ سوشل میڈیا کا ماحول اس رجحان کو مزید بڑھا دیتا ہے کیونکہ یہاں افراد کو فوری ردعمل اور ہم خیال افراد کی حمایت مل جاتی ہے۔ نتیجتاً 'in-group' اور 'out-group' کی تقسیم واضح ہو جاتی ہے، جس میں اپنے گروہ کے افراد کو درست اور دوسرے گروہ کو غلط تصور کیا جاتا ہے۔ اس طرح تعصب اور نفرت کے جذبات آہستہ آہستہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ آن لائن دنیا میں گمنامی (Anonymity) بھی ایک اہم عنصر ہے، کیونکہ لوگ اپنی اصل شناخت چھپانے کی وجہ سے زیادہ سخت اور انتہا پسندانہ خیالات کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ یہی رویہ حقیقی معاشرے میں کشیدگی اور عدم برداشت کو بڑھا سکتا ہے۔[2]

مذہبی تعصب کے سماجی اثرات:

سوشل میڈیا پر مذہبی تعصب کے بڑھتے ہوئے رجحانات معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ جب مختلف مذہبی یا مسلکی گروہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت انگیز مواد پھیلاتے ہیں تو معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے اور مختلف طبقات کے درمیان اعتماد کی فضا کمزور پڑنے لگتی ہے۔ اس صورتِ حال میں افراد کے ذہنوں میں خوف اور بدگمانی پیدا ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں سماجی روابط کمزور ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان نسل سوشل میڈیا سے سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہے کیونکہ وہ معلومات اور نظریات کا بڑا حصہ اسی ذریعے سے حاصل کرتی ہے۔ اگر نوجوان مسلسل نفرت انگیز یا تعصب پر مبنی مواد دیکھیں تو ان کے ذہن میں دوسروں کے بارے میں منفی تصورات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جعلی خبریں اور پروپیگنڈا بھی مذہبی

---

[1]- ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبہ للنشر، ریاض، 1999ء، ج3، ص331

[2]- عبدالکریم زیدان، *اصول الدعوۃ*، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 2001ء، ص238

The Study of Religion and History

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.3, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

کشیدگی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ مواد اس قدر اشتعال انگیز ہوتا ہے کہ وہ حقیقی دنیا میں تصادم اور جھگڑوں کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ اس لیے معاشرتی امن اور باہمی احترام کے لیے ضروری ہے کہ سوشل میڈیا کے استعمال میں ذمہ داری اور احتیاط کو فروغ دیا جائے۔[1]

سائنسی تجزیہ اور مطالعات:

جدید ابلاغیاتی اور سماجی تحقیقات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سوشل میڈیا پر جذباتی اور اشتعال انگیز مواد مثبت اور معتدل مواد کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے پھیلتا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ انسانی نفسیات ہے، کیونکہ لوگ ایسے مواد کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں جو حیرت، خوف یا غصے جیسے جذبات کو ابھارتا ہو۔ اسی لیے مذہبی تعصب سے متعلق ویڈیوز، تصاویر اور مختصر کلپس بہت جلد وائرل ہو جاتے ہیں۔ سائنسی مطالعات میں یہ بھی پایا گیا ہے کہ بصری مواد (Visual Content) جیسے تصاویر اور ویڈیوز لوگوں کے ذہنوں پر زیادہ گہرا اثر ڈالتے ہیں، کیونکہ یہ براہِ راست جذبات کو متاثر کرتے ہیں۔ جب ایسے مواد کو مذہبی یا تاریخی موضوعات کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو وہ عوام میں غلط فہمیوں اور منفی تصورات کو بڑھا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض حساس موضوعات جیسے مذہبی رسومات، تاریخی واقعات یا دہشت گردی سے متعلق مواد اکثر شدید ردعمل پیدا کرتا ہے۔ اس صورتِ حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا پر معلومات کے پھیلاؤ کا عمل صرف تکنیکی نہیں بلکہ نفسیاتی اور سماجی عوامل سے بھی گہرا تعلق رکھتا ہے۔[2]

پالیسی اور حل کے امکانات

سوشل میڈیا پر مذہبی تعصب کے مسئلے کو کم کرنے کے لیے مختلف سطحوں پر اقدامات کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو ایسے قواعد اور ضوابط متعارف کروانے چاہئیں جو نفرت انگیز مواد اور غلط معلومات کے پھیلاؤ کو محدود کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ حقائق کی جانچ (Fact-Checking) کے مؤثر نظام کو بھی فروغ دینا ضروری ہے تاکہ جھوٹی یا گمراہ کن خبریں فوری طور پر سامنے آسکیں۔ صارفین کی تعلیم اور ڈیجیٹل شعور بھی اس مسئلے کے حل میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں، کیونکہ جب لوگ سوشل میڈیا کے استعمال میں ذمہ داری اور تحقیق کو اہمیت دیں گے تو تعصب اور نفرت کے پھیلاؤ میں کمی آسکتی ہے۔ ماہرینِ ابلاغیات کے مطابق تعمیری مکالمہ، بین المذاہب مکالمات اور عوامی آگاہی مہمات معاشرتی ہم آہنگی

---

[1]- یوسف القرضاوی، الصحوة الإسلامية بين الجحود والتطرف، مکتبہ وہبہ، قاہرہ، 2001ء، ص 121

[2]- محمد قطب، شبہات حول الإسلام، دار الشروق، قاہرہ، 1993ء، ص 205۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337
Vol.3, No.3, 2025

کو فروغ دینے میں مؤثر ثابت ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح تعلیمی اداروں اور مذہبی رہنماؤں کو بھی چاہیے کہ وہ برداشت، احترام اور مثبت گفتگو کی تعلیم دیں تاکہ سوشل میڈیا کو نفرت کے بجائے علم اور خیر کے فروغ کا ذریعہ بنایا جا سکے۔[1]

تفرقہ بازی اور قرآن کا حکمِ اتحاد:

سوشل میڈیا کے دور میں ایک نمایاں مسئلہ مسلکی اور مذہبی تفرقہ بازی کا بڑھنا ہے۔ مختلف مذہبی گروہ اپنے نظریات کو درست ثابت کرنے کے لیے سوشل میڈیا کو ایک مؤثر ذریعہ بنا چکے ہیں۔ اس کے نتیجے میں علمی مکالمے کے بجائے الزام تراشی، تحقیر اور نفرت انگیز گفتگو عام ہوتی جا رہی ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ہر گروہ اپنے نظریے کو واحد حق قرار دیتا ہے اور دوسروں کو گمراہ یا باطل سمجھتا ہے۔ اس طرزِ فکر نے نہ صرف مسلمانوں کے درمیان فاصلے بڑھائے ہیں بلکہ امت کے اجتماعی اتحاد کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔ سوشل میڈیا چونکہ فوری ردعمل اور جذباتی اظہار کا پلیٹ فارم ہے، اس لیے یہاں اختلافات بہت جلد تنازع اور دشمنی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اسلامی تعلیمات میں اختلافِ رائے کو علمی حدود کے اندر رکھا گیا ہے اور مسلمانوں کو اتحاد اور باہمی احترام کی تلقین کی گئی ہے۔[2]

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشادِ باری ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾[3]

ترجمہ: "اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"

قرآن کریم اس بات پر زور دیتا ہے کہ مسلمان اپنے عقائد اور دینی اصولوں کے دائرے میں رہتے ہوئے باہمی اختلافات کو دشمنی میں تبدیل نہ کریں۔ جب اختلافات تعصب اور نفرت میں بدل جاتے ہیں تو امت کی اجتماعی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ آج سوشل میڈیا پر ہونے والی فرقہ وارانہ بحثیں اسی خطرے کو بڑھا رہی ہیں۔ اگر مسلمان قرآن کے اس اصول کو اپنائیں اور اتحاد و رواداری کو فروغ دیں تو بہت سے تنازعات خود بخود ختم ہو سکتے ہیں۔

علماءِ اسلام نے بھی امت کے اتحاد کو اسلامی معاشرت کی بنیاد قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک اختلافِ رائے اگر علم اور دلیل کے ساتھ ہو تو فائدہ مند ہے، مگر جب وہ تعصب اور نفرت میں تبدیل ہو جائے تو یہ معاشرتی فساد کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی

---

[1]- ابو الاعلیٰ مودودی، اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2006ء، ص 167۔

[2]- ابو الاعلیٰ مودودی، مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2007ء، ج 1، ص 132۔

[3]- القرآن، سورۃ آل عمران، 103

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337
Vol.3, No.3, 2025

لیے اسلامی فکر میں ہمیشہ اتحاد، اعتدال اور باہمی احترام کو اہمیت دی گئی ہے۔[1]

منفی مواد اور ابلاغیاتی تحقیق:

ابلاغیات (Communication Studies) کی جدید تحقیق یہ ظاہر کرتی ہے کہ منفی اور اشتعال انگیز مواد مثبت مواد کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے پھیلتا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ انسانی نفسیات ہے، کیونکہ انسان فطری طور پر ایسے مواد کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے جو اس کے جذبات کو بھڑکائے یا حیرت پیدا کرے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے الگورتھم بھی عموماً ایسے مواد کو زیادہ نمایاں کرتے ہیں جس پر زیادہ ردعمل، تبصرے اور شیئرز ہوں۔ چونکہ نفرت انگیز یا جذباتی مواد زیادہ ردعمل پیدا کرتا ہے، اس لیے وہ زیادہ لوگوں تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مذہبی تعصب سے متعلق ویڈیوز، پوسٹس اور تبصرے بہت تیزی سے وائرل ہو جاتے ہیں اور معاشرے میں غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں۔ اس صورتِ حال نے سوشل میڈیا کو مذہبی کشیدگی کے فروغ کا ایک اہم ذریعہ بنا دیا ہے۔[2]

اس مسئلے کا ایک پہلو انسانی نفسیات سے بھی جڑا ہوا ہے۔ جب انسان بار بار منفی اور اشتعال انگیز مواد دیکھتا ہے تو اس کے ذہن میں دوسروں کے بارے میں بدگمانی اور تعصب پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوشل میڈیا پر نفرت انگیز مواد نہ صرف افراد کے رویوں کو متاثر کرتا ہے بلکہ معاشرے میں مذہبی عدم برداشت کو بھی بڑھا دیتا ہے۔[3]

اسلامی اعتدال، حکمت اور امن کا پیغام:

اسلام کا بنیادی پیغام اعتدال، برداشت اور باہمی احترام پر مبنی ہے۔ قرآن مسلمانوں کو ایک ایسی امت قرار دیتا ہے جو اعتدال اور توازن کا راستہ اختیار کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے بھی دوسروں کے ساتھ انصاف اور احترام کا رویہ اختیار کریں۔ اسلام میں اختلاف کو نفرت میں بدلنے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ حکمت، صبر اور حسنِ اخلاق کے ذریعے مسائل حل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔[4]

---

[1] ۔ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، اقتضاء الصراط المستقیم، دار عالم الفوائد، مکہ مکرمہ، 2003ء، ص145۔

[2] ۔عبد الکریم زیدان، *اصول الدعوة*، ص210۔

[3] ۔محمد قطب، شبہات حول الإسلام، ص189۔

[4] ۔یوسف القرضاوی، الصحوة الإسلامیة بین الجحود والتطرف، ص98۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باریٰ ہے:

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾[1]

ترجمہ:"اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک درمیانی (اعتدال پسند) امت بنایا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایک نمایاں صفت بیان کی ہے کہ وہ اعتدال اور توازن کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان نہ تو انتہا پسندی اختیار کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کے ساتھ ظلم و ناانصافی کا رویہ اپناتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ماحول میں اس اصول کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے، کیونکہ یہاں معمولی اختلاف بھی شدت اختیار کر لیتا ہے۔ اگر مسلمان قرآن کے اس پیغام کو سمجھ کر حکمت، صبر اور مثبت مکالمے کو فروغ دیں تو سوشل میڈیا نفرت اور تعصب کے بجائے علم اور خیر کے فروغ کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

خلاصہ:

سوشل میڈیا آج دنیا کے سب سے مؤثر اور تیز رفتار ابلاغیاتی ذرائع میں سے ایک بن چکا ہے، جو خبریں، ویڈیوز، بلاگز اور تبصرے چند لمحوں میں لاکھوں افراد تک پہنچا سکتا ہے۔ اس پلیٹ فارم نے معلومات کی فوری ترسیل، عوامی مباحثے اور اظہارِ رائے کو نہایت آسان بنا دیا ہے، لیکن اسی کے ساتھ مذہبی تعصب، نفرت انگیز بیانیے اور فرقہ وارانہ کشیدگی کے فروغ کے امکانات بھی بڑھ گئے ہیں۔ مختلف گروہوں کے درمیان جھوٹ، پروپیگنڈا، اشتعال انگیز مواد اور تحقیر آمیز پوسٹس عام ہو گئی ہیں، جس سے معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے اور نوجوان نسل میں منفی تصورات، خوف اور تعصب پیدا ہوتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ منفی اور جذباتی مواد مثبت اور معتدل مواد کے مقابلے میں کئی گنا تیزی سے پھیلتا ہے، کیونکہ انسانی نفسیات اور سوشل میڈیا الگورتھمز صارفین کو ایسے مواد کی طرف زیادہ مائل کرتے ہیں جو جذبات بھڑکائے۔

اسلامی تعلیمات میں اخلاق، رواداری، اعتدال اور صبر پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث مسلمانوں کو برائی کے جواب میں اچھے رویے، دوسروں کے عقائد کی توہین نہ کرنے اور اختلافات میں اتحاد و حکمت اختیار کرنے کی ہدایت دیتے ہیں۔ اگر یہ اصول آن لائن دنیا میں بھی اپنائے جائیں، تو سوشل میڈیا نفرت کا ذریعہ نہیں بلکہ علم، خیر اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ مذہبی تعصب کے مسئلے کے حل کے لیے سخت قواعد، حقائق کی تصدیق، مثبت مکالمہ، بین المذاہب آگاہی، اور نوجوانوں کی تربیت کو فروغ دینا ضروری ہے تاکہ یہ پلیٹ فارم معاشرتی ہم آہنگی، اخلاقی رویے اور علمی تبادلے کے

[1]۔ القرآن، سورۃ البقرہ، 143

THE STUDY OF
RELIGION AND HISTORY
Vol.3, No.3, 2025
ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

لیے استعمال ہو، نہ کہ نفرت، جھوٹ اور انتشار کے لیے۔ اسلام میں اعتدال، امن، اور ہم آہنگی کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اگر صارفین مثبت مواد، تحقیق شدہ معلومات اور تعمیری مکالمے پر عمل کریں تو سوشل میڈیا نفرت کا ذریعہ نہیں بلکہ علم اور خیر کے فروغ کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔

تجاویز و سفارشات:

* کسی بھی مذہبی یا حساس مواد کو شیئر کرنے سے پہلے اس کی تحقیق کریں تاکہ جھوٹ اور غلط فہمی نہ پھیلے۔
* نوجوانوں کو میڈیا لٹریسی اور آن لائن اخلاقیات کی تربیت دی جائے تاکہ ذمہ دارانہ رویہ اپنایا جا سکے۔
* اسلامی رہنما سوشل میڈیا پر اتحاد، برداشت اور حسنِ اخلاق کا پیغام عام کریں۔
* مختلف مذاہب اور مسالک کے درمیان تعمیری اور علمی گفتگو کو فروغ دیا جائے۔
* سوشل میڈیا پلیٹ فارمز فیک نیوز اور اشتعال انگیز مواد کے پھیلاؤ کے لیے مؤثر قوانین نافذ کریں۔
* والدین اور اساتذہ نوجوانوں کو برداشت، احترام اور مثبت مکالمہ سکھائیں۔
* سوشل میڈیا پر تعلیمی، علمی اور تعمیری مواد کو ترجیح دی جائے۔
* اختلافات پر علمی اور مہذب گفتگو کے فروغ سے سماجی کشیدگی کم کی جائے۔
* نفرت انگیز مواد کے بجائے مثبت مواد کو نمایاں کرنے کے لیے سوشل میڈیا الگورتھمز میں توازن برقرار رکھا جائے۔
* معاشرتی امن اور برداشت کے فروغ کے لیے آگاہی پروگرام اور ورکشاپس منعقد کی جائیں۔
* دوسرے مذاہب اور عقائد کا احترام سوشل میڈیا پر لازمی اصول بنایا جائے۔
* سوشل میڈیا کو نفرت کے بجائے علم، خیر اور ہم آہنگی کے فروغ کے لیے استعمال کیا جائے۔